مِنہاجِ نُبوّت اور مرزا قادیانی

قسط:۲

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

معیار نمبر۳: انبیاء دنیا سے شرک مٹاتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام دنیا میں شرک مٹانے آتے ہیں اور ہمارا کام بھی شرک مٹانا ہے نہ کہ شرک قائم کرنا۔
(سیرت المھد ی، جلد اوّل، ص: ۲۹۵ روایت نمبر ۳۱۹)

مرزا قادیانی اپنے اس دعویٰ پر پورا نہ اترا۔ انبیاء کرام بلاشبہ شرک مٹانے کے لیے ہی مبعوث ہوتے ہیں۔ پورا قرآن مجید اس کی تائید سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی تھا اور کیا اس نے شرک کو ختم کیا ہے۔ ان ہر دو سوالوں کا جواب نفی میں ہے اس کے اقوال اور مزعومہ وحی شرک سے بھری ہوئی ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔　**انت منی بمنزلة اولادی**۔ تو مجھ سے بمنزلہ اولاد ہے۔ (تذکرہ، ص: ۴۱۲، طبع دوم)

۲۔　**انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی**۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید۔

۳۔　**انت منی بمنزلة ولدی**۔ تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ (تذکرہ، ص: ۶۳۶، طبع دوم)

۴۔　**انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون**۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ (تذکرہ، ص: ۵۲۵، طبع دوم)

۵۔　**یا قمر یا شمس انت منی و انا منک**۔ اے چاند، اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔ (تذکرہ، ۶۲۵، طبع دوم)

۶۔　میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں...... خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا...... سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ (تذکرہ، ص: ۱۹۸ تا ۲۰۰، طبع دوم)

۷۔　آواھن (خدا تیرے اندر گیا)۔ (کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد: ۱۳، ص: ۴۹)

۸۔　**اسمع ولدی**۔ اے میرے بیٹے سن۔ (البشریٰ، جلد: اوّل، ص: ۴۹)

۹۔　**انت من ماء نا وهم من فشل**۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے۔ (تذکرہ، ص: ۱۶۴، طبع چہارم)

۱۰۔　ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد: ۲۲، ص: ۹۸۔۹۹)

مرزا قادیانی کی وحی تو شرک سے بھری ہوئی ہے۔ وہ شرک پھیلاتا رہا اور ذرہ بھر بھی شرک نہ مٹا سکا، دنیا میں بدستور شرک موجود ہے اس طرح اپنے تسلیم کردہ معیار نبوت پر پورا نہ اتر اسکا۔

معیار نمبر۴: انبیاء کرام کو کفر و شرک سے نفرت ہوتی ہے:

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے دو پہلو ہیں۔

۱۔　اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات میں یکتا اور بے مثل ماننا، لوگوں نے جو مختلف قسم کے خدا بنا رکھے ہیں ان سے

برأت کا اظہار کرنا، شرک و کفر کی تمام صورتوں سے دلی نفرت رکھنا۔ یہ بات قرآن مجید کے متعدد مقامات پر مذکور ہے، بطور نمونہ درج ذیل ہے ملاحظہ فرمائیں۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ. (الزخرف:۲۵،۲۶)

ترجمہ: اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو اُن سے میں بیزار ہوں، ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔

سورہ کافرون کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

اے پیغمبر! ان منکرین اسلام سے کہہ دو کہ اے کافرو! جن بتوں کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا اور جس خدا کی میں عبادت کرتا ہو اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور پھر میں کہتا ہوں کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے معلوم ہوتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں، تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی کافروں سے محبت ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ وہ ملکہ برطانیہ کو مخاطب کر کے لکھتا ہے:

''چوں کہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اس لیے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پر آپ کی محبت اور عظمت ہے، ہماری دن رات کی دعائیں آپ کے لیے آبِ رواں کی طرح جاری ہیں۔''

(تحفہ قیصرو روحانی خزائن، جلد:۱۵،ص:۱۱۹،۱۲۰)

کسی سچے نبی نے کافروں کے بخت بلند ہونے کی دعا نہیں کی (البتہ ان کی ہدایت کے لیے کوشش اور دعا کرنا الگ امر ہے)۔

۲۔ مرزا قادیانی ۱۸۵۷ء میں برصغیر کے مسلمانوں پر مظالم ڈھانے والی ملکہ وکٹوریہ کے لیے دعا کرتا ہے کہ:

''یا الٰہی اس مبارکہ قیصرو ہند دام ملکہا کو دیرگاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ اور اس سے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شاملِ حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔'' (رحانی خزائن، جلد:۱۵،ص:۱۱۵)

۳۔ مرزا قادیانی ملکہ برطانیہ کے ساتھ اپنی طبعی مناسبت کا اس پیرایہ میں اظہار کرتا ہے:

''اس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوا اور اپنا مسیح بنایا تا کہ وہ ملکہ معظّمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔'' (رحانی خزائن، جلد:۱۵،ص:۱۱۶)

۴۔ اس سے اگلے صفحے پر لکھا ہے:

''اے ملکہ معظّمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکتا جاتا ہے۔ اس لیے تیرے عہدِ سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لیے موزوں ہو سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا کیوں کہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔''

(روحانی خزائن، جلد: ۱۵، ص: ۱۱۷)

قرآن مجید کا حکم ہے کہ کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ (النساء: ۱۴۴)

لیکن مرزا قادیانی کافروں کو نہ صرف دوست بناتا ہے بلکہ ان کے ساتھ اپنی طبعی و روحانی مناسبت بھی بیان کرتا ہے۔ کیا سچا نبی کسی کافر کو دوست بنا سکتا ہے؟ قادیانی خود فیصلہ کریں۔

معیار نمبر ۵: انبیاء کو اپنی صداقت پر کامل یقین ہوتا ہے:

ہر سچے نبی اور رسول کو اپنی نبوت اور وحی کی صداقت پر کامل یقین ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ:

''میرا فلاں مخالف مر گیا تو میں سچا ورنہ جھوٹا'' ''میرا فلاں لڑکی سے نکاح ہو گیا تو میں سچا ورنہ جھوٹا'' ''میں نے اتنی عمر پائی تو سچا ورنہ جھوٹا'' اور نہ ہی اس سے ملتی جلتی اور کوئی بات کہتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا:

۱۔ ''قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ...... '' (الانعام: ۱۴)

ترجمہ: یہ بھی کہہ دو کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔

۲۔ ''وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ...... '' (الانعام: ۱۶۳)

ترجمہ: اور مجھ کو اس بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اوّل فرمانبردار ہوں۔

۳۔ ''وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمُوْنَ...... '' (الزمر: ۱۲)

ترجمہ: اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے اوّل مسلمان بنوں۔

اس کے برعکس ہم پوری ذمہ داری سے یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اپنے دعوؤں، الہامات اور وحی پر یقین نہ تھا کہ یہ رحمانی ہیں یا شیطانی۔ بطور ثبوت درج ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے، پنڈت لیکھ رام کے متعلق پیش گوئی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

''اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں، بیماریوں سے نرالا اور خارقِ عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد: ۵، ص: ۶۵۰)

۲۔ محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح کی پیش گوئی کرتے ہوئے اپنی وحی لکھی:

''فسیکفیکھم اللّٰہ و یردھا الیک، امر من لدنا انا کنا فاعلین زوجنا کھا فلا تکونن من الممترین لا تبدیل کلمات اللّٰہ''

(تذکرہ ۲۸۴، طبع دوم)

ترجمہ: خدا ان سے تیری کفایت کرے گا اور اس عورت کی تری طرف واپس لائے گا، یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں، ہم نے اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا، تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں میں مت ہو، خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے۔

مرزا قادیانی کو اپنی وحی کے پرزور لہجہ پر یقین نہیں تھا اس لیے لکھا:

''میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا...... یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔''

(اشتہار ۲۷؍ اکتوبر ۱۸۹۴ء، مجموعہ اشتہارات، ج: ۲، ص: ۱۱۵)

۳۔ عبداللہ آتھم کی ہلاکت کی پیش گوئی کرتے ہوئے مرزا نے لکھا:

''میں اس وقت اقرار کرتا ہوں اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑیں تو ہر ایک سزا اٹھانے کے لیے تیار ہوں...... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں، بدکاروں اور لعینوں سے مجھے زیادہ لعنتی قرار دو۔

(جنگ مقدس روحانی خزائن، جلد: ۱، ص: ۲۹۱ تا ۲۹۳)

۴۔ مزید کہا:

''میں اپنے الہامات کی کتاب اللہ پر پیش کرنے کے بعد تصدیق کرتا ہوں جان لو کہ جو الہامات قرآن کے مخالف ہیں وہ کذب، الحاد زندقہ ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن، جلد: ۷، ص: ۲۹۷)

اس قسم کی تحریریں بکثرت ہیں جو کہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مرزا قادیانی کو اپنے الہامات اور وحی کے رحمانی ہونے کا یقین نہ تھا اور یہ بات معیارِ نبوّت کے خلاف ہے۔　　　　(جاری ہے)